

خمس آل محمد کا حق تھا لیکن خلفاء نے دینے سے انکار کیا ---

<?xml encoding="UTF-8">

خمس آل محمد کا حق تھا لیکن خلفاء نے دینے سے انکار کیا ---

فدک واپس نہ لینے کا راز -----

الف :

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے خمس میں اپنے حق کا مطالبہ کیا لیکن آپ کو یہ حق نہیں دیا

4241 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تُكَلِّمَهُ حَتَّى تُوفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهِ

صحیح البخاری، کتاب المغازی 38 - باب غَزْوَةُ خَيْبَرَ، ح 4241 صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسير، باب قول النبی لا نورث ما

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ابوبکر کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں، اللہ کی قسم!

جو صدقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا۔ جس حال میں وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اپنی زندگی میں تھا۔ غرض ابوبکر نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی دینا منظور نہ کیا۔ اس پر فاطمہ ابوبکر کی طرف سے خفا ہو گئیں اور ان سے ترک ملاقات کر لیا اور اس کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ فاطمہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر علی علیہ السلام نے انہیں رات میں دفن کر دیا اور ابوبکر کو اس کی خبر نہیں دی اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی

3093 - ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ---

- صحیح البخاری ، کتاب المغازی - فرض الخمس، 1 - باب فَرَضِ الْخُمْسِ

ب : ابوبکر نے رسول اللہ (ص) کے خلاف عمل کیا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اپنے قربتداروں کو خمس سے حصہ دیتے تھے لیکن ابوبکر نے باقیوں کو خمس دیا لیکن رسول اللہ (ص) کے قربتداروں کو خمس نہیں دیا ۔

16814 قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْسِمِ لِعَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا كَمَا كَانَ يَقْسِمُ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقْسِمُ الْخُمْسَ نَحْوَ قِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِمْ--

مسند أحمد بن حنبل (4/ 83) - المؤلف : أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني - الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة - عدد الأجزاء : 6

ج :

امیر المومنین علی علیہ السلام خمس کو آل محمد کا حق سمجھتے تھے ----

جب حسنین کریمین نے خمس کا مطالعہ کیا تو آپ نے فرمایا وہ آپ لوگوں کا حق ہے چاہئے وہ حق لے لے چاہئے تو اس حق سے ہاتھ اٹھا دیں -- کیونکہ ہم اس وقت معاویہ کے ساتھ جنگ میں ہیں ----

13130 - قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ سَأَلُوا عَلِيًّا بِقِسْمِ مِنَ الْخُمْسِ، قَالَ: «هُوَ لَكُمْ حَقٌّ، وَلَكِنِّي مُحَارِبٌ مُعَاوِيَةَ، فَإِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُمْ حَقَّكُمْ مِنْهُ» .

معرفة السنن والآثار (9/ 271): المؤلف: أحمد بن الحسين ، أبو بكر البیهقي (المتوفى: 458هـ)المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي.الناشرون: جامعة الدراسات الإسلامية (كراتشي - باكستان) ، دار قتيبة (دمشق - بيروت) ، دار الوعي (حلب - دمشق) ، دار الوفاء (المنصورة - القاهرة)الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1991م

د :

جیسا کہ یہی ابن عباس کا بھی نظریہ تھا :

دَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خُمْسٍ -----وَكَتَبْتُ نَسْأَلُنِي عَنْ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ نے عبداللہ بن عباس کو لکھا اور خمس کے بارے میں پوچھا ---- ابن عباس نے جواب میں لکھا :اور تو مجھ سے پوچھا ہے خمس کس کا حق ہے؟ تو ہم یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے، پر ہماری قوم نے نہ دینے سے انکار کیا

ابن عباس کا نظریہ ----

عجیب بات یہ ہے:

کہ جناب ابوبکر اقرار بھی کرتا ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا طریقہ کار تھا --- ساتھ ہی قسم کھاتا ہے کہ میں اُنکے طریقہ کار میں تبدیلی نہیں لاؤں گا لیکین
پھر بھی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ---

اب کیا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا خلیفہ سے راضی ہوگیں یا -----؟

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا دربار میں گئی ہیں تو یہی سمجھانے کے لئے گئیں-----

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فدک واپس نہ لینے کا راز بھی بتایا ----یہ اس وقت کے حالات کی وجہ سے
ان کی مجبوری تھی --- -----

ابن عباس کا نظریہ ----

السنن الكبرى

للإمام
أبي بكر أحمد بن محمد بن علي الهيثمي
المتوفى سنة ٩٤٨ هـ

تحقيق
محمد عبد القادر عطا

الجزء السادس

يحتوي على الكتب التالية

تسعة كتب البرج - الزمن - التلبس - الحبر - الصالح
الحوائط - الضمان - الشركة - الوكالة - الإقرار - العارية
التصيب - الشفعة - القرض - المساقاة - الإجارة - المزارعة
إحياء الموات - الوقف - الهبات - الملققة - القراض - الوصايا
الوديعة - قسم الشيء - والغنية

مستور است
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

لقولن ما لقولن، قال: أما والله ما كانوا يصفرون إلا عن رأيي، ولكنه كره أن يتعلق عليه خلاف أبي بكر وعمر رضي الله عنهما.

وفي رواية أحمد بن خالد الوهبي قال: أما والله ما كان أهل بيته يصفرون إلا عن رأيي، ولكن كان يكره أن يدعي عليه خلاف أبي بكر وعمر رضي الله عنهما.

وكذلك رواه سليمان الثوري وسفيان بن عيينة عن ابن إسحاق.

وقد ضعف الشافعي رحمه الله هذه الرواية بأن علياً رضي الله عنه قد رأى غير رأي أبي بكر رضي الله عنه في أن لم يجعل للعبيد في القسمة شيئاً، ورأى غير رأي عمر رضي الله عنه في النسوة بين الناس، وفي بيع شهات الأولاد، وخالف أبا بكر رضي الله عنه في الجند وقوله سلك به طريق أبي بكر وعمر جملة تحصيل معان.

قال: وقد أخبرنا عن جعفر بن محمد، عن أبيه أن حساً وصبيها وابن عباس وعبد الله بن جعفر رضي الله عنهم كانوا علياً رضي الله عنه نصيبهم من الخمس، فقال: هو لكم حق ولكني محارب دعوية فإن شئتم تركتم حاكمكم منه.

قال الشافعي: رحمه الله: فأعبرت بهذا الحديث عبد العزيز بن محمد، فقال: صدق هكذا كان جعفر يحدثه، فما حدثك عن أبيه عن جده قلت: لا، قال: ما أصبه إلا عن جده، قال: وجعفر أوثق وأعرف بحديث أبيه من ابن إسحاق.

قال الشيخ: ومحمد بن علي بن أبي بكر وعمر وعلي رضي الله عنهم مرسل، وكذلك رواية الحسن بن محمد بن الحنفية مرسل.

وأما رواية بوسن عن الزهري، فلم أعلم بعد أن الذي جعل في أعمرها من قول جبر بن مطعم، فيكون موصولاً أو من قول ابن السبب أو الزهري فيكون مرسل^(١).

وقال الشيخ: قد روى محمد بن يحيى الشافعي، عن أبي صالح، عن الثابت بن سعد، عن بوسن، فبطل قول أبي بكر وعمر رضي الله عنهما فثبت من قول ابن شهاب الزهري، فهو إذاً منقطع.

وقد روى عن أبي بكر وعمر وعلي رضي الله عنهم مثل قولنا.

٢٩٦٦ - حدثنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا العباس بن محمد الدوري، ثنا يحيى بن أبي بكر (ج) وأخبرنا أبو علي الزياتي، أنا أبو بكر بن

(١) قال في المحرم: قد تقدم ذلك قال جبر، ثم قال: قال: وكان أبو بكر - فالتفت لثأره جبر فقال: لولا، وهذا خبر، فكيف لا يحسنه البيهقي ويرد فيه.

الزهري، عن معبد بن المسيب، أخبرني جبر بن ثعلبة قال: فلما كان يوم (أحمر) وضع رسول الله ﷺ سهم ذي القربى في بني هاشم، وبني المطلب، وترك بني نوفل، وبني عبد شمس، فأظلمت لنا وشمات بن عفان حتى أتينا رسول الله ﷺ، قلنا: يا رسول الله، هؤلاء بنو هاشم، لا نكر فضلهم للموضع الذي وضعك الله به منهم، فما بال إنفوتنا بني المطلب أصطليهم وتركنا، وفرايتنا واحداً؟ فقال رسول الله ﷺ: إنا وبني المطلب لا نفرق في جاعلة ولا إسلام، وإنا نحن وهم شيء واحد وشئ بين أصحابي.

٢٩٧١ - حدثنا حسين بن علي البجلي، حدثنا وكيع، عن الحسن بن صالح، عن الشدي في ذي القربى، قال: هم بنو عبد المطلب.

٢٩٧٥ - حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عتبة، حدثنا بوسن، عن ابن شهاب، أخبرني يزيد بن مَرْثَر أن رجلاً الخروقي حين حج في فتاة ابن الزبير أرسل إلى ابن عباس يسأله عن سهم ذي القربى، ويقول: لمن تراده؟ قال ابن عباس: لقري رسول الله ﷺ، فسأله لهم رسول الله

ﷺ، وقد كان عمر قرأه علينا من ذلك قرأه وأباه دون حلاً، فرأيناه عليه وأبنا أن نقبله.

٢٩٧٦ - حدثنا عباس بن عبد العظيم، حدثنا يحيى بن أبي بكر، حدثنا أبو جعفر، يعني الزياتي، عن معمر، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، سمعت علياً يقول: ولأبي رسول الله ﷺ شُئس الخمس، فمَنَعَتْ مِرَافِقَهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وحياء أبي بكر، وحياء عمر، فأبي يبدل، فدعاني، فقال: خذوه، فقلت: لا أريد، قال: خذ ما قسم الله به، قلت: قد استغنيا عنه، فعمله في بيت المال.

٢٩٧٧ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا ابن نمير، حدثنا مالك - يعني ابن الزيد -، حدثنا حسين بن معمر، عن عبد الله بن عبد الله، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، سمعت علياً يقول: اجتمعت أنا والعباس وفاطمة وزيد بن حارثة عند النبي ﷺ، فقلت: يا رسول الله، إن رأيت أن نؤلفني حلاً من هذا الخمس في كتاب الله، فأعنته حينئذ كي لا ينزعني أحد بعدك، فاجعل، قال: فعلت ذلك.

٢٩٧٦ - سمعت علياً: في الأموال، سوى ص - زكاة: عليه السلام.

٢٩٧٧ - يعني ابن الزيد: يعني زكاة من ص - زكاة: عليه السلام. من عبد الله: من الأموال، وعليها في ج، ك: صبح، وفي حديثه ص: عبد الله بن عبد الله الزياتي، قال: أبي الزيات، سمعت علياً يقول: هو عبد الله بن عبد الله، وعليه صبح، وحياء علي الحنفية: فقلت: هو عبد الله بن عبد الله، قال البيهقي رضي الله عنه.

٢٩٧٨ - حدثنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا العباس بن محمد الدوري، ثنا يحيى بن أبي بكر (ج) وأخبرنا أبو علي الزياتي، أنا أبو بكر بن

٢٩٧٩ - حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عتبة، حدثنا بوسن، عن ابن شهاب، أخبرني يزيد بن مَرْثَر أن رجلاً الخروقي حين حج في فتاة ابن الزبير أرسل إلى ابن عباس يسأله عن سهم ذي القربى، ويقول: لمن تراده؟ قال ابن عباس: لقري رسول الله ﷺ، فسأله لهم رسول الله

٢٩٨٠ - حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عتبة، حدثنا بوسن، عن ابن شهاب، أخبرني يزيد بن مَرْثَر أن رجلاً الخروقي حين حج في فتاة ابن الزبير أرسل إلى ابن عباس يسأله عن سهم ذي القربى، ويقول: لمن تراده؟ قال ابن عباس: لقري رسول الله ﷺ، فسأله لهم رسول الله

٢٩٨١ - حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عتبة، حدثنا بوسن، عن ابن شهاب، أخبرني يزيد بن مَرْثَر أن رجلاً الخروقي حين حج في فتاة ابن الزبير أرسل إلى ابن عباس يسأله عن سهم ذي القربى، ويقول: لمن تراده؟ قال ابن عباس: لقري رسول الله ﷺ، فسأله لهم رسول الله

كتاب السنن

سنن أبي داود

الإمام أبي داود سليمان بن الأشعث بن إسماعيل بن أبي شيبة
المتوفى سنة ٢٥١ هـ و٢٥٢ هـ

مفهرسة
مؤسسة دار الحديث
ببيروت

Sonnat.net

الجزء الثالث

دار الحديث للنشر والتوزيع
مؤسسة دار الحديث
ببيروت
الكتبة المكية
مكة